ابنِ امیرِ شریعت، قائدِ احرار حضرت سید عطاء المؤمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کا سانحۂ ارتحال

مولانا سید محمد کفیل بخاری
جنرل سیکرٹری مجلس احرار، پاکستان

ابنِ امیرِ شریعت، قائدِ احرار، حضرت مولانا سید عطاء المؤمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۶ر شعبان ۱۴۳۹ھ، ۲۳ر اپریل ۲۰۱۸ء بروز پیر ایک بجے شب ۷۷ر برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ إِنَّا لِلّٰہِ وَ إِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، إِنَّ لِلّٰہِ مَا أَخَذَ وَلَہٗ مَا أَعْطٰی وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِأَجَلٍ مُّسَمّٰی۔

حضرت سید عطاء المؤمن بخاریؒ ۷ر ربیع الاوّل ۱۳۶۰ھ/ ۱۵ر اپریل ۱۹۴۱ء بروز ہفتہ امرتسر (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم ناظرہ وحفظ کی تعلیم والدہ ماجدہ رحمہا اللہ سے شروع کی۔ قیامِ پاکستان کے وقت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ امرتسر سے لاہور آگئے اور چند ماہ دفتر مجلس احرارِ اسلام میں قیام کے بعد نواب زادہ نصر اللہ خان مرحوم کے ہاں خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں تشریف لے گئے۔ وہاں سیلاب آگیا اور ۱۹۴۸ء میں ملتان منتقل ہوگئے۔ حضرت سید عطاء المؤمن بخاریؒ نے اپنے برادرِ بزرگ حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے چند پارے حفظ کیے۔ جامعہ قاسم العلوم گھر کے قریب تھا اور حضرت قاری محمد اجمل رحمۃ اللہ علیہ یہاں استاذ تھے۔ تقریباً پندرہ پارے اُن سے حفظ کیے، قاری صاحب مدرسہ چھوڑ کر اپنے علاقہ دائرہ دین پناہ مظفر گڑھ چلے گئے تو حضرت امیر شریعت نے اُنہیں جامعہ خیر المدارس ملتان میں حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس داخل کرادیا اور یہیں ۱۹۵۳ء میں آپ نے حفظِ قرآن کریم مکمل کیا۔ عربی فارسی کی ابتدائی کتب حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ سے جامعہ قاسم العلوم ملتان میں پڑھیں۔ اس دوران حضرت امیر شریعت اُنہیں لے کر خانقاہِ سراجیہ کندیاں پہنچے اور حضرت مولانا محمد عبد اللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا۔

حضرت سید عطاء المؤمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کہانی خود سنایا کرتے کہ: میں حضرت ثانی، مولانا محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوا، اُن کی خدمت میں مسلسل رہا، انہوں نے شفقت ومحبت سے میری تربیت

کی، سفر وحضر میں مجھے ساتھ رکھتے، کئی اسفار اُن کے ساتھ کیے۔ ایک دن اباجی کو میرے متعلق فرمایا کہ: بہت نازک طبیعت اور نفیس مزاج ہے۔ اباجی یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا: جو کچھ بھی ہے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے، اسے آپ سنبھالیں۔ حضرت مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد میرے مربی و محسن حضرت مولانا خان محمد رحمۃ اللہ علیہ اُن کے جانشین ہوئے اور کچھ عرصہ کے لیے اپنے گاؤں ڈِنگ ضلع میانوالی منتقل ہوگئے، مجھے اور دیگر طلبہ کو اپنے ساتھ لے گئے۔ وہیں میں نے درسِ نظامی کی چند کتابیں آپ سے پڑھیں۔ کچھ عرصے بعد ملتان آ گیا، پھر جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں داخل ہوگیا اور اسی دور میں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ سے بیعت ہوا۔ اگر مجھے اپنے اباؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہؒ اور حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی صحبتیں میسر نہ آتیں اور میں نے مولانا ابوالکلام آزادؒ اور مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں نہ پڑھی ہوتیں تو شاید گمراہ ہوجاتا۔ انہی اکابر و اساتذہ کے فیض سے میرا ایمان بچا۔

حضرت امیرِ شریعت رحمۃ اللہ علیہ جامع الصفات شخصیت تھے، آپ کی صفات اور خوبیاں اولاد میں بھی منتقل ہوئیں۔ حضرت سید عطاء المؤمن بخاریؒ آپ کے جلال و جمال، فکر ونظر کی بلندی اور قرآن فہمی کے وارث و امین اور مظہرِ حسین تھے۔ وسعتِ مطالعہ، علمِ تفسیر و حدیث، تاریخ و فلسفہ، شعر و ادب اور سیاست و خطابت میں کمال درجہ پر فائز تھے۔ جرأت و بہادری اور خطابت اُنہیں ورثے میں ملی تھی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس تحفظِ ختمِ نبوت کے جلوسوں میں شریک ہوتے، اپنے اور دوستوں کے جذبوں کو گرماتے۔ ۱۹۶۲ء میں صدر ایوب خان مرحوم نے سیاسی جماعتوں سے پابندیاں ختم کیں تو اپنے برادرِ بزرگ حضرت سید ابوذر بخاریؒ کی قیادت میں مجلس احرارِ اسلام کی تنظیمِ نو اور شیرازہ بندی میں بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۷۰ء کے سیاسی ہنگامہ خیز دور میں مجلسِ احرارِ اسلام کے پلیٹ فارم سے دینی جماعتوں کے ساتھ مل کر جدوجہد کی۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دورِ حکومت میں اُن پر کئی مقدمات بنے، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور پورے عزم و استقلال کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں پہلے ملتان اور پھر لاہور کو اپنا مسکن بنایا اور پوری تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ کئی شہروں میں مرکزی جلسوں میں اُن کے شعلہ بار خطاب ہوئے۔ ۱۹۷۷ء میں قومی اتحاد کی تحریک میں انہوں نے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر کے تحریک میں بڑی قوت پیدا کی۔ ملتان کا کوئی جلسہ اُن کی تقریر کے بغیر ادھورا تصور ہوتا تھا۔ اس تحریک میں مولانا مفتی محمودؒ اور نوابزادہ نصر اللہ خان کے ہمراہ بے شمار تقاریر کیں اور اُن سے داد و تحسین وصول کی۔ ۱۹۸۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں اپنے استاذ و مربی

حضرت مولانا خان محمد نور اللہ مرقدہٗ کی قیادت میں بھرپور حصہ لیا اور امتناعِ قادیانیت قانون کی صورت میں کامیابی حاصل کی۔ پرویز مشرف کے دورِ آمریت میں اس کے خلافِ اسلام اقدامات کے خلاف اُن کی آواز سب سے توانا تھی، جس کی پاداش میں قید بھی ہوئے۔

حضرت سید عطاء المؤمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بھرپور تحریکی اور مجلسی زندگی گزاری۔ وہ عمر بھر دینی قوتوں کے اتحاد کے لیے جدوجہد کرتے رہے اور زندگی کے آخری سانس تک اپنے اس مشن پر کاربند رہے۔ گزشتہ آٹھ نو برس سے فالج کے عارضہ میں مبتلا تھے، لیکن اس حال میں بھی کراچی سے پشاور تک کا سفر کیا، علماء سے ملے اور اتحاد کی کوششیں کرتے رہے۔ مرض نے شدت اختیار کی تو تقریباً دو برس سے اسفار ختم ہو گئے تھے۔ اگرچہ وہ اب مستقل بستر پر تھے، مگر گفتگو اب بھی کمال کرتے۔ اُن کی مجلس بڑی دلچسپ، معلومات افزا اور پُر بہار ہوتی۔ مایوسی اور خوف کبھی اُن کے قریب بھی نہیں آئے، آخری شب بھی معمول کی مجلس منعقد ہوئی۔

آخری وقت کلمہ طیبہ پڑھا، دوستوں سے معذرت کی اور جان اللہ کے سپرد کر دی۔ اکثر فرماتے: اللہ غفلت کی موت نہ دے، اللہ تعالیٰ نے ایمان پر خاتمہ نصیب کیا۔ ۲۴؍اپریل کو بعد نمازِ مغرب سپورٹس گراؤنڈ میں آپ کے اکلوتے فرزند، برادرِ عزیز سید عطاء اللہ ثالث بخاری نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور اپنے عظیم والد ماجد کے قدموں میں ہمیشہ کے لیے آسودۂ خاک ہوئے۔ زندگی بھر عوامی اجتماعات سے خطاب کیا اور نمازِ جنازہ میں ہزاروں افراد شریک ہوئے، جن میں احرار کارکنوں، علماء وطلبہ اور دینی وسیاسی جماعتوں کے کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہٗ، مولانا محمد حنیف جالندھری اور سینکڑوں علماء نے شرکت کی، قائدِ احرار، ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم اپنی شدید علالت وضعف کے باوجود شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت کی مغفرت فرمائے اور دینِ حق کے لیے آپ کی مساعی قبول فرمائے۔ آپ کے فرزند برادرِ عزیز سید عطاء اللہ ثالث بخاری کو حوصلہ وہمت دے، عمر میں برکت دے اور اُن کے مشن پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت شاہ جی کی ہمہ جہت شخصیت کا ان سطور میں احاطہ ممکن نہیں۔ امید ہے اہلِ قلم اپنی یادداشتوں کو موقع بموقع سپردِ قلم کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، ان شاء اللہ!

زندگانی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....